جام شراب عیش و عا گو دھرا رہے
آباد میکدہ رہے ہر خم بھرا رہے

ساقی تری شراب بس آب حیات ہو
تسنیم اقتدار ہو کوثر صفات ہو
ایک ایک جرعہ خضر سبیل نجات ہو
ہر جام رشک کوزۂ قند و نبات ہو

خالی پھرے گدا نہ در سب ظہیر کا
ہو خم کی خیر بھر دے پیالہ فقیر کا

وقت طلب ہی کیون لب گویا خموش ہو
دل مین بسان بادۂ سر جوش جوش ہو
قلقل رہے تو غلغلۂ ناو نوش ہو
یون مست ہون کہ پھر مجھے بہون ہوش ہو

انوار سرمدی سو عصیان رجوع ہو
ظلمت مین آفتاب درخشان طلوع ہو

زنگ گناہ آئینۂ دل سے چھوٹ جائے
خوشبوی معرفت چمن فکر کو بسائے
طالع ہو آفتاب اندھیرے مین ہو جب آئے
تنویر طور نشۂ عرفان سے مجھے دکھائے

جی لوٹ ہی شراب وصال حبیب پر
موسی کی طرح غش ہون جمال حبیب پر

مستی رہے کنارہ کرے انتشار طبع ۔ دیکھوں کرشمہ سازی تازہ بہار طبع
کچھ تو آخیر دور میں ہو یادگار طبع ۔ ساقی مئے طہور سے ہو دے غبار طبع

دامان دل میں گرد کدورت نہ خاک ہو
آلودہ گنہ ترے صدقے میں پاک ہو

مدت ہوئی کہ آتش عصیاں ہے شعلہ ور ۔ ساقی اسے شراب کے چھینٹوں سے سرد کر
تقدیر بد نصیب کی سوتی ہے بے خبر ۔ غفلت کہاں تک اب اسے چونکا دے جلد تر

آگاہی نزاکت راز نہفتہ ہو
احسان ہے کلفت طبیعت شگفتہ ہو

نغموں سے عندلیب ترانہ سرا ہو بند ۔ فوراً زبان طوطی شیریں نوا ہو بند
بندہ جائیں نہ منہ بھی ہوا میں ہوا ہو بند ۔ چمکوں تو طائران چمن کا گلا ہو بند

خوشبو دلہن کی اوڑ کے ہو صدقے بیان پر
سہرا چڑھے بہشت بریں کا زبان پر

ہاں اے ترانہ ساز طرب چھیڑ چھاڑ ہو ۔ ویران ہو نہ دل نہ طبیعت اوجاڑ ہو
آنکھوں کے سامنے نہ کسی شے کی آڑ ہو ۔ بہ جائے مثل شک جو حائل پہاڑ ہو

ممنوع ہو صدا نہ مخالف نوا رہے
ہر ساز میں بھی شرع کا پردہ لگا رہے

رقاص چرخ رقص کرے ایسی تان جائے
کیسا ہی بدمذاق ہو پر تجکو مان جائے
بیچین مشتری ہو تو زہرہ کی جان جائے
سب کچھ ہو ہاتھ سے نہ مگر آن بان جائے

ظاہر کا وجد ہو نہ بناوٹ کا حال ہو
دل پر اثر کرے وہ غنا سے حلال ہو

ذہن نقش گل کی ہے نہ غرض ہے خیال سے
آواز تک گھٹے نہ بڑھے اعتدال سے
مطلب نہ وجد سے نہ تعلق ہے حال سے
تسخیر کر فقط مجھے سحر حلال سے

وہ چیز چھیڑ دے کہ کلیجے کو چھان لے
دل میں چبھی ہوئی کوئی نشتر سے تان لے

صوت حسن کرشمہ و عشوہ گری کرے
داؤد کی نوا کا اثر گنگری کرے
لحن صباح ناز کرے دلبری کرے
فولاد بھی ہو موم وہ جلبل پری کرے

جھک جھک کے بار نخل زمین چومنے لگے
پانی کو ہو سکوت ہوا جھومنے لگے

ایسی ہو نوک چوک کہ مشکل کو کل پڑے ایسی ہون شوخیان کہ طبیعت اوچھل پڑے
ایسے ہون سوز ساز جو سن لے او بل پڑے ایسے ہون بول منہ سے کلیجا نکل پڑے
ایسا سماں بندھے کہ فلک تک نمود ہو
تجکو ہو وجد میرے لبون پر درود ہو

کیا وقت ہی کہ نور کا ہی ہر طرف ورود کیا جھمگیا ہی رنگ کہ ہی نعرۂ درود
کیا بو ہی جس سے گرد ہی بوے عبیر و عود کیا بزم ہی کہ جھومتی ہی رحمت ودود
بھبھکے اوڑا رہی ہی ہوا مشک ناب کے
گویا لنڈھے ہوے ہین قرابے گلاب کے

روشن ہین لخلخے کہ کشادہ ہین عطردان مہکی ہوئی ہی نکہت گلدستۂ جنان
لٹتے ہین پھول ڈھیر ہین گلہاے ارغوان کیا پیچ کر رہا ہی اگر سوز کا دھوان
بس جاتی ہین جدھر سے ہوائین گزرتی ہین
زلفین سنوارتی ہوئی حورین اوترتی ہین

بلبل جو آکے سونگھ لے اس انجمن کی بو صدقے ہزار بار اوتارے چمن کی بو
شرمندہ اسکے سامنے مشک ختن کی بو وہ بھینی بھینی بو کہ تصدق دولھن کی بو

ونسواہ عرضہ بسیار

بزم سرور محفل حورا صفات ہی
دولھا کو دیکھیے کہ یہ جسکی برات ہی

سرمایۂ بہشت بریں ہی بچھا فرش — اورنگ چین تصدق نقش و نگار فرش
اللہ رے احترام و خوشا اقتدار فرش — جھکجھک کے عرش پاک ہی امیدوار فرش

نعرے ہیں عاشقان رسول جلیل کے
بیٹھو ادب سے فرش ہیں پر جبرئیل کے

کیا بزم ہی کہ رحمت حق ہی علی العموم — زینت طراز محفل جنت ہی اسکی دھوم
قدسی درود جسپہ پڑھیں ہی وہ یہ ہجوم — انبوہ ان ستارہ وشونکا ہی کالنجوم

کمتر جبین ماہ سے نور جبین نہیں
گنجان اسطرح کے ستارے کہیں نہیں

جس دم گھروں سے لوگ روانہ ہوئے ادھر — ہمراہ اعتقاد چلا مثل راہبر
پہونچا جو وقت داخلۂ بزم خلد اثر — لینے کو ان سبھوں کے ثواب آیا تا بہ در

ذیقعد رتبے اب اور بھی رتبے بڑے ہوئے
بیٹھے جو مومنین ملک اوٹھ کھڑے ہوئے

اللہ رے اوج محفل گردون جناب کا — رتبہ ہی پست نجم و مہ و آفتاب کا
مجمع ہی عاشقان رسالت مآب کا — تصویر ہی تمام مرقع ثواب کا

سب پر نگاہ پڑتی ہی غلمان و حور کی
صانع نے لکھدیا کہ یہ شکلین ہین نور کی

مجلس بھری ہوئی ہی عجب کشمکش ہوا — کیا دخل اگر ادہر سے ادہر جاسکے نگاہ
سبکی صفائی قلب پر اخلاص ہی گواہ — رستا نہین حسد کو عداوت کی ہی نہ راہ

نیکی بدی گناہ عرق ہوکے بہ گیا
کونین کا ثواب اسی مجمع مین رہ گیا

ہان ای درود خوان ہمہ پڑھو درود — اکبار پڑھ چکے تو مکرر پڑھو درود
مہکی ہی بوی سید اطہر پڑھو درود — باہم نبی و آل نبی پر پڑھو درود

ہوتا ہی ذکر خیر رسول انام کا
نعرہ درود کا ہو تو غل ہو سلام کا

لیلی کی سرگذشت نہ مجنون کا ہی بیان — قصہ ہی کوہکن کا نہ شیرین کی داستان
وامق کا اسمین نام نہ عذرا کا کچھ نشان — گل کیطرف نظر نہ چمن کیطرف ہی دھیان

کس کو فسانۂ گل و بلبل کی فکر ہی
شمشاد کا ہی ذکر نہ قمری کا ذکر ہی

جو ہی دلیل دین وہ حکایت شروع ہی
میلاد مصطفیٰ کی حقیقت شروع ہی

آغاز ہی حدیث روایت شروع ہی
بیٹھو ادب سے حال ولادت شروع ہی

پھر جاے سبکی آنکھو نمین کاشانہ آپ کا
اس بزم کو بنا دون زچا خانہ آپ کا

یارب ترے حبیب محمدؐ کا ہی بیان
فکر کلفت جودتِ سحبان کی پائی شان

پیدا کرے فصاحت حسان کی زبان
جبر ثقیل سر پہ اوٹھا لے یہ ناتوان

ہاتھ آئے پیر طبع کو کس بل جوان کا
چڑھ جاے امتحان مین چلہ کمان کا

تو مبدءِ فیوض ہی فضل و کرم کر اب
منظور ہی ثناے شہِ افصح العرب

امداد کی امید ہی تائید کی طلب
تسنیم و سلسبیل سے دھو دے زبان و لب

ہان نیتِ نماز ہزار آرزو کرون
کوثر کو کھینچ دے کہ اوسی مین وضو کرون

مداح کی زبان کو حسن قبول دے
بس اب نہ آرزو کی زبانیکو طول دے

جسکی مہک بہشت مین پہنچے وہ پھول دے
تو دے جزائے خیر کہ تیرا رسول دے

بھر بھر کے جھولیان گہر مدعا ملے
ہدیہ ادھر سے جائے اودھر سے صلا ملے

مجکو بھی سامعین کو بھی رستگار کر
سرسبز کشت حسرت امیدوار کر

بارش کرم کی صورت ابر بہار کر
تا بزم قدس حسن سخن کی پکار کر

اس دھوم سے ثنائے شہ ارجمند ہو
کرسی کا عرش پاک سے پایہ بلند ہو

ہان اب شروع ولادت سلطان کائنات
زینت طراز صدر تجرد تھا نور ذات

فرماتے ہین قطبی ولی مجمع الصفات
موجود تھی تجلی و ظلمت نہ دن نہ رات

صانع کی صنعتون کا مرقع نہ ٹھیک تھا
کوئی نہ تھا شریک وہی لاشریک تھا

عالم کے علم پاک کے باریک مین نکات
پیدا ہوئی مشیت معبود مین یہ بات

دشوار تر ہے فہم معمای کنہ ذات
تزئین ذات کا ہے سبب نور صفات

پہچاننے کو عارف سر بستہ ہی چاہیے
آغاز حمد ہو تو محمدؐ ہی چاہیے

صنعت نے آشکار کیے خود نہفتہ راز
قدرت ہوئی ادب سے دکھا یک کرشمہ ساز
حکمت تھی اوس حکیم کی سرگرم فخر و ناز
رحمت نے جوش مار کے دامن کیے دراز

کیا جانے کب سے ذات تھی مشتق صفات سے
نور حبیبؐ خلق ہوا نور ذات سے

اسمائے عرش و کرسی و لوح و قلم نہ تھے
آب و ہوا و جن و ملک ذی حشم نہ تھے
غلمان و حور و دوزخ و باغ ارم نہ تھے
شمس و قمر زمین و فلک یک قلم نہ تھے

آدمؑ سے تا مسیحؑ نہ تھا انبیاؑ کا نور
چمکا خدا کے آگے رسول خداؐ کا نور

نکلا جو نور ذات سے وہ نیر کمال
حاضر رہا حضور خداوند ذوالجلال
خم کر دیا نیاز سے سر صورت ہلال
۲۴۰۰۰ ۴
بست و چہار الف مع چار لاکھ سال

دور کنار رحمت رب العلامین تھا
وہ نور پاک سایۂ نور خدا امین تھا

اوس نور سے خدا نے یکایک کیا خطاب
تو ہو مرے دفاتر صنعت مین انتخاب
تیرا نظیر ہی نہ مقابل ہی نی جواب
یون بارگاہ مین کوئی ہوگا نہ باریاب
حکمت طرح طرح کی عیان ہوگی نور سے
کونین کا ظہور ہی تیرے ظہور سے

کھاتا ہون اپنی عز و جلالت کی مین قسم
تیرا حدوث ہی سبب رونق قدم
کرتا نہ تیرے نور کی تصویر اگر رقم
مٹ جاتی شکل صنعت افلاک یکقلم
باعث ہی تو بنائے دو عالم کیواسطے
پیدا خدائی ہوگی ترے دم کے واسطے

سنتے ہی مژدہ کرم رحمت غفور
چمکا وہ نور خالق انوار کے حضور
کی حق نے اوس چمک سے نمایان شعلہ نور
کیا نور تھا کہ پھیل گیا نور دور دور
راز نہان عیان کیے کس اختراع سے
بارہ حجاب خلق ہوے اوس شعاع سے

پہلا حجاب قدرت کامل کا تھا حجاب
اوسمین ہوا طلوع نبوت کا آفتاب
مصروف حمد و سجدہ و تسبیح بیحساب
بارہ ہزار سال رہا نور مستطاب

ذکر آلہ مین یہ بہین مدت گزار دی
اس پردے مین عرصۂ عبادت سنوار دی

پھر دوسرے حجاب مین آیا وہ بے نظیر
گیارہ ہزار سال رہا اوس مین گوشہ گیر
تسبیح مین تمام کی یہ مدت کثیر
چمکا شعور حجاب سیوم نور مستنیر

اس پردے مین بھی ذکر آلہ العلا کیا
تسبیح کو دس ہزار برس تک پڑھا کیا

آیا شعور حجاب چہارم وہ ذی کمال
مصروف ذکر حق مین رہا نو ہزار سال
حقا کہ سر غیب کا اظہار ہے محال
کی یون ہی ہر حجاب مین تسبیح ذوالجلال

طالع ہوا وہ نور معظم ہر اک جگہ
اک اک ہزار سال رہا کم ہر اک جگہ

اول سے تا اخیر رہے معتکف جناب
دیکھا مگر حجاب شفاعت عجب حجاب
تسبیح حق یہان بھی بجا لائے بے حساب
اوٹھا ہزار سال نہ سجادۂ ثواب

درجے ہوئے بلند بڑی دھوم دھام سے
بڑھتا گیا تقرب حق ہر مقام سے

بعد فراغ سجدہ و تسبیح بیشمار — دوڑی دعای خیر اثر پیش کردگار

یا رب مین ہون قصور عبادت سے شرمسار — تو نے عطا کیا یہ تقرب ترے نثار

بندے کے نیک و بد کا تجھے اختیار ہے

مین ہون گناہگار تو آمرزگار ہے

حد سے بڑھا دیے مرے رتبے مرے وقار — اب اتنی بات کا ہے غلام اور امیدوار

لکھ دفترون مین مجکو شفیع گناہگار — بندے کا نام ہو تری رحمت کی ہو پکار

ہمراہ تیرا فضل ہو سایہ کیے ہوے

نکلون یہان سے تاج شفاعت دیے ہوے

فی الفور بحر رحمت خالق نے جوش کھاے — دریای نور بین لبس اوس نور سے بہاے

ماہیت اوسکے علم کی کیونکر نہ ہاتھ آے — غواص فکر نہ کو جو چھوئیے تو ڈوب جاے

پانی ہو یہ وہ منبع قدرت نمانہ تھا

اللہ کے سوا کوئی اور آشنا نہ تھا

پیدا ہوے جو نور سے وہ بحر مدعا — صبر و خشوع و زہد و تواضع صفا تقا

حلم و متانت و عمل و خشیت و حیا — کوئی مرید کوئی عنایت کوئی وفا

حقا یہ فیض جاری رب الانام تھے
دریای نور پاک کے کیا خوب نام تھے

جاری ہوا یہ حکم شو نور مصطفیٰ ص
ڈوبا ہر ایک بحر میں وہ دُرِّ مدعا
دریا میں غرق رحمت حق ہو جدا جدا
نکلا یم اخیر سے دیتا ہوا صدا

کیا خوب آب نور سے کی شست و شوہری
اب اور بیس حصے بڑھی آبرو مری

پیدا ہوئی صدای خداوند جز و کل
کیونکر نہ جابجا ہو ترے مرتبوں کا غل
تو ہی مرے ریاض صناعت میں تازہ گل
تو ہی محمد ص اول خلق آخر رسل

یکّہ سوار عرصۂ امر و دین ہے تو
رحمت خدا کی رحمۃ للعالمین ہے تو

سجدے میں وہ گرا تو مراتب سوا ہوے
قطرے ٹپک ٹپک کے در مدعا ہوے
اوٹھا تو اور نور کے خلعت عطا ہوے
اک لاکھ بیست و چار ہزار انبیا ہوے

جسکے صدف تھے نور وہ گوہر برس پڑے
اچھا سحاب تھا کہ یہ بیبہر برس پڑے

انوار انبیا نے بھی تکمیل پائی جب
پھرنے لگے خلوص سے گرد حبیب رب

عجاج جیسے صرف طواف حرم ہون سب
پیغمبرونکے بیچ مین تھا وہ خدا طلب

قربان انبیا تھے رسول قدیر پر
پروانے گر رہے تھے سراج منیر پر

خلاق نے یہ پردۂ قدرت سے دی صدا
مین کون ہون بتاؤ سمجھتے ہو مجھکو کیا

سبقت رسولؐ پاک نے کی قبل انبیا
کی عرض تو الٰہ تو معبود تو خدا

حقا کہ اعتقاد مرا تجھسے ٹھیک ہے
تیرا کوئی شریک نہین لاشریک ہے

آواز دی خدا نے حبیب خدا ہی تو
سرمایۂ صنائع رب العلا ہی تو

شمع مراد انجمن انبیا ہی تو
جسکی کچھ انتہا نہین وہ ابتدا ہی تو

میری طرح تو میری خدائی مین ایک ہے
امت تری رسولون کی امت سے نیک ہے

اس نور سے پھر ایک کیا جوہر آشکار
دو ٹکڑے حکم حق سے ہوا وہ نکو شعار

دیکھا جو ایک حصے کو ہیبت سے ایکبار
پانی بنا لرزکے لطیف اور خوشگوار

اب تک وہی یہ فیض ہین جاری حضور کے
پانی کی آبرو ہوئی صدقے مین نور کے

کی دوسری طرف نظرِ شفقت ایکبار
یاقوت کے بروج و ستونہای استوار
اوس حصے سے خدا نے کیا عرش آشکار
پانی پر آکے عرش برین نے لیا قرار

حکمت روان تھی نور شہِ نیکخو کے ساتھ
بالای آب عرش رہا آبرو کے ساتھ

پیدا کی نور عرش سے کرسی ذی حشم
بعد اسکے نور لوح سے پیدا ہوا قلم
کرسی کے نور پاک سے لوح ادب شیم
فرمایا اے قلم مری توحید کر رقم

کب ہے نیاز مالک تقدیر کے لیے
تجھکو بنا دیا اسی تحریر کے لیے

ساکت ہوا قلم جو سنا حکم ذوالجلال
خود رفتگی کیواسطے جسدم ہوا زوال
مدہوش از فرح سے رہا وہ ہزار سال
فرمایا لکھ تو عرض یہ کی کیا لکھون حال

آئی صدا کہ اشہد ان لا الہ لکھ
اسمین ملا کے نام رسالت پناہ لکھ

نام حبیب حق ہی جو واقف ہوا قلم | فوراً جھکا نیاز سے وہ صاحب حشم
تسبیح و سجدہ دو نون بجالایا یکقلم | پھر سر اوٹھاکے کلمۂ طیب کیا رقم

کیونکر قلم کی زیب نہ ہو مصطفےٰ کا نام
لکھا خدا کے بعد حبیب خدا کا نام

کی عرض پھر قلم نے کہ ای مسجد عقول | یہ کون ہی حبیب محمد ترا رسول
جسکا ہی ذکر پاک ترے ذکر مین شمول | لکھا جو نام مجکو شرافت ہوئی حصول

کیا کیا بلند رتبہ و ممتاز ہو گیا
اسکی طرف جھکا تو سرافراز ہو گیا

ارشاد حق ہوا کہ ترا بادشاہ ہی یہ | ہان خاصۂ خلاصۂ رب العلا ہی یہ
فخر رسل وہ مرتبۂ انبیا ہی یہ | احمد ہی یہ حمید ہی یہ مجتبےٰ ہی یہ

دکھلا دیا جو کچھ مری قدرت مین ٹھن گیا
تو بھی فقط اسی کے تصدق مین بن گیا

حال حبیب حق سے قلم کو مزا ملا | جسکی کہ انتہا نہ تھی وہ ذوق لقا ملا
ایک ایک حرف پر گہر مدعا ملا | لکھا نہ جا ہی حشر تک اتنا صلا ملا

پونچھے یہ لذتین کوئی اوس پاک اصول سے
شق ہوگیا حلاوتِ ذکرِ رسول سے

پھر اوسکو اور عزّ و شرافت ہوئی حصول
اللہ نے سلام قلم کا کیا قبول
کی عرض السّلام علیک ایہا الرسول
ردِّ جواب مین ہوا ایکدم کا طول

خاطر بڑھی ہوئی تھی شفیع انام کی
آواز دی خدا نے علیک السلام کی

تھا ابتدا سے شرع پیمبر کا انتظام
واجب کیا خدا نے جواب اسکا لاکلام
سنت اوسی گھڑی سے ہوئی سبقت سلام
اب تک ہے مومنین مین جاری یہ فیض عام

فردوس سے لگی ہوئی راہِ ثواب ہے
ہر حال مین سلام کا واجب جواب ہے

بعد اسکے پھر قلم کو صدا دی بشدّ و مد
ہر شی وہ ہو کہ جسکا مین خالق ہون تا ابد
ہان لکھہ مری قضا و قدر بھی ہے بے سند
لغزش نکر کہ پشت و پنہ ہے مری مدد

گزرا ہے جو مشیت صانع مین آج ہو
کل ہستیون کا پھر محمدؐ رواج ہو

الہ دی پاس خاطر پیغمبر زمان
فوراً یہ حکم سو ہی ملائک ہوا روان

خالق نے قدسیونکو کیا خلق ناگہان
بھر نبیؐ و آل نبیؐ ہو درود خوان

تا حشر شغل نیک عمل سب یہ جہت کرو
امّت کے واسطے طلب مغفرت کرو

پھر بار ور ہوا شجر صنع کردگار
اربع گل حدوث نے بخشی اوسے بہار

نور حبیب پاک سے جنت کی آشکار
رفعت صفا جلالت امانت نے پائے بار

دریای حسن صنع قدرت سے بہہ گئے
فردوس مین یہ چار چمن بنکے رہ گئے

آراستہ جو گلشن جنت ہوا تمام
جن بندونکو اطاعت معبود سے ہی کام

اوس باغ کو خدا نے کیا اولیا مقام
وہ بھی ہین سب زینت فردوس لاکلام

جو جو درود خوان نبی اور آل ہین
اون پر بھی اوس بہشت کے میوی حلال ہین

دیکھا سوی بقیہ جو جوہر جو ناگہان
فرمائی اوس بخار سے تولید آسمان

ہیبت سی وہ پگھل کے سراپا ہوا دھوان
اوٹھا جو کف زمین کی بنیاد کی عیان

قربان مین صنائع قدرت مآب پر
یہ خاک تہ بتہ رہی دامان آب پر

پانی جو موج مار رہا تھا ادھر اودھر
جیسے کسی جہاز کو ہو ڈوبنے کا ڈر
جنبش مین تھی زمین تلاطم تھی اسقدر
پیدا کیا خدا نے پہاڑون کو جلد تر

باقی رہی نہ خوف نہ افتاد کی جگھہ
قائم ہوئی زمین پر اوتاد کی جگھہ

اس وجہ سے زمین کو کچھ کچھ ہوا قرار
قوت تھی بیحساب تو طاقت تھی بیشمار
پیدا کیا پھر ایک ملک آسمان وقار
بھیجا اوسے زمین کے نیچے قضای کار

صدمے سے جو زمین بہم کانپ نے لگے
تھا بھاری بوجھ دونون قدم کانپ نے لگے

خلاق آب و خاک کی قدرت کے مین نثار
بخشا ملک کے پاؤن نیچے اوسے قرار
فوراً ہوا پھر ایک بڑا پتھر آشکار
تسکین تھی نہ سنگ گران کو بھی زینہار

اب تک ہی یادگار زمانے کے واسطے
پیدا کی گاے بوجھ اوٹھانے کے واسطے

اللہ ری عظم خلقت گاوِ ملک سیر — قدرت نہیں کسیکو جو دیکھے ذرا ادہر
آنکھوں میں وہ چمک کہ کرے خیرہ گی نظر — دریا کھنچ آئیں نتھنوں میں دم کھینچ لے اگر

اسکے سوا بھلا شعرا کیا مثال دیں
جنگل میں جیسے رائی کے دانے کو ڈالدیں

وہ گاو زیر سنگ ہوئی جا کے بہرہ مند — پتھر کو شاخ و پشت پر اوسنے کیا بلند
جس پر یہ بوجھ سب ہے نسبے چہار چند — اوسکے قدم ثبات کے کیونکر ہوں پای بند

ستار کی مدد سے رہی وہ حجاب میں
لکھا ہی اوسکا نام لہوتا کتاب میں

اوس گاو کی جو ہو گئی ماہیت آشکار — اوبھری بحار صنع میں مچھلی قضای کار
بہموت اوسکا نام لغت میں ہی برقرار — در آئی پای ثور کے نیچے وہ باوقار

بھیجا خدا نے ایک جواب اک جواب پر
پایا قرار گاو نے ماہی آب پر

بالای آب ماہی ذی قدر و احتشام — پانی کے نیچے موج ہوا کے لیے قیام
زیر ہوا اسکو نت ظلمات لاکلام — آگے یہاں سے علم خلائق ہوا تمام

پانی کا سب ہے مقام مرکز ہوا کا ہے
ظلمت کے نیچے کچھ نہیں جلوہ خدا کا ہے

کامل کی دو ضیاؤں سے پھر عرش کی بنا
پھونکا جو حکم خالق انوار انبیا
اک فضل ایک عدل نظر کردہ خدا
دونوں نے دو نفسوں کے ساتھ دم بھرا

ایجاد چار شے پئے شاہ زمان کیا
بس عقل و علم و حلم و سخا کو عیاں کیا

پھر عقل سے خدا نے کیا خوف کو جدا
کیا حلم ہی کہ جس سے مودت کی ابتدا
اور بس علم کے فدا کہ بر آمد ہوئی رضا
اظہار کی سخا سے محبت زہی سخا

گلدستہ قدم میں نیا گل کھلا دیا
ان سبکو طینت نبوی میں ملا دیا

صانع کی صنعتوں کے لیے حصر و حد نہیں
پیدا کی حق نے امت پاک رسول دین
کھنچا گیا مرقع ارواح مومنین
پیر و محب و اہل ولا صاحب یقین

ہم سب کے سلسلے ہیں ظہور حضور سے
امت کی ابتدا ہوئی حضرت کے نور سے

پھر نور شمہ سے انجم و شمس و قمر بنے
دن رات نور و ظلمت و شام و سحر بنے
غلمان و حور و میوہ و گل ہائ تر بنے
پست و بلند و جن و ملک یکدگر بنے
سب کچھ رسول پاک کی تنویر نے کیا
دفتر درست کاتب تقدیر نے کیا

جب ان سبھوں کے نور کو حاصل ہوا کمال
آیا خدا کا دوست بہ عرش ذی الجلال
ٹھہرے وہاں حضور تہتّر ہزار سال
پھر منتقل ہوا سو جنت وہ بیمثال
صورت کسی جگہہ نظر آئی نہ غیر کی
ستّر ہزار سال بہشتوں کی سیر کی

پھر منتقل ہوا سوے سدرہ وہ نامور
ستّر ہزار سال وہاں بھی کیے بسر
جبرئیل نے برائے اطاعت کسی کمر
پھر ساتویں فلک میں رہے شاہ بحر و بر
منظور تھا جو سایۂ رحمت جہان پر
اوترے وہاں سے آپ چھٹے آسمان پر

پھر پانچویں فلک کا کیا مرتبہ بلند
بعد اوسکے سیر چرخ چہارم ہوئی پسند
پھر تیسرے فلک میں سمایا وہ ارجمند
اوترے تو قدر چرخ دوم ہو گئی

کب سے سوئے جہان ہو توجہ حضور کی
ہے عالمِ شہود سے نیت ظہور کی

دنیا کے آسمان پر آئے جو ہیں حضور — کثرت کی سمت وحدتِ حق نے کیا ظہور
قدرت پکاری خلقتِ آدم ہو اب ضرور — مانند روح اوس میں امانت رہے یہ نور

دنیا بسی ورودِ شفیعِ انام سے
آباد ہو زمین محمدؐ کے نام سے

جاری ہوا مشیتِ خلاقِ خشک و تر — خوابِ عدم سے چونک پڑے بس ابوالبشر
کھلتے ہی آنکھ عرش کی جانب جو کی نظر — دیکھا جو نامِ احمدِ مرسلؐ ہے جلوہ گر

تحریر اسم قدرتِ رب العلا نے کی
خلقت بشر کی باپ سے پہلے خدا نے کی

نامِ حبیبِ حق نے دیا روح کو سرور — پشتِ ابوالبشر میں ہوا منتقل وہ نور
جمعہ کو بعد ظہر کیا آپ نے ظہور — آئے ملک برای زیارت قریب و دور

سوئے جبینِ حضور اودھر سے جو پھر پڑے
صف باندھ کر ملائکہ سجدے میں گر پڑے

اوتری جبینِ حضرت آدم سے جب یہ نور
ہر ایک پور میں ہوئی پیدا شعاعِ نور
پھر پانچوں انگلیوں میں کیا جلوۂ ظہور
کیا ہاتھوں ہاتھ پانچ جگہ بٹ گیا وہ نور

دستِ پدر میں قسمتِ نورِ نبی ہے یہ
پانچوں تن ایک جا رہے مٹھی بندھی ہے یہ

خلاق آب و خاک نے آدم سے یہ کہا
نورِ محمدی تجھے حق نے عطا کیا
ہاں عہد استوار کرا ای بندہ خدا
ضائع نہو امانتِ ایمانِ انبیا

اسکے امین نیک بلا اشتراک ہوں
اصلابِ طاہرہ ہوں تو ارحام پاک ہوں

قربان کارسازیِ خلاقِ بحر و بر
پھر جانبِ بقیۂ طینت جو کی نظر
بعدِ فراغِ خلقتِ آدم ابو البشر
پیدا طلسمِ خاک کی صورتِ دگر

صنعِ خدا سے عقل کا بازار سرد ہے
جوڑا ہے ہر بشر کا وہ ایک فرد ہے

آدم نے مڑ کے اپنے سرہانے جو کی نگاہ
پوچھا کہ کون ہو تو پکاری وہ خیرخواہ
دیکھا جمالِ حضرت حوا مثالِ ماہ
میں ہوں تمہاری سمت فرستادہ الٰہ

کی حق نے وحی وقت صفات و ثنا کا ہے
لائق ہی ہے یہ خدا کی تو بندہ خدا کا ہے

پیدا کیا تجھے سبب آبادی جنان
جو کچھ ہے میرے علم میں تجھ پر نہیں عیان
حمد و ثنا و شکر خدا میں ہو تر زبان
ہاں اسکا مہر دی کہ یہ ہے وقت امتحان
تو برگزیدہ احدی شش جہت میں ہے
حوا کے ساتھ عقد ترا مصلحت میں ہے

آدم نے سر جھکا کے کی عرض التجا
پروردگار نے لب قدرت سے دی صدا
یارب میں بے خبر ہوں کہ ہے مہر اسکا کیا
آدم مہر حبیب ہے سردار انبیا
بس مہر یہ سلام بجا لا امام پر
دس بار پڑھ درود محمد کے نام پر

اللہ نے عقد آدم و حوا کے عز و جاہ
جبریل مہتمم چمن خلد عقدگاہ
قاضی جناب قاضی حاجات ملک گواہ
حقا کہ بے ظہور محمد ہوا یہ بیاہ
جلوہ گری عنایت و لطف و عطا کی تھی
بالای سر کھڑی ہوئی رحمت خدا کی تھی

اس تخت سے رسوم ادا کر چکا غفور
رہنے لگے امانتِ آدم میں جس حضور
ان کے رحم میں آ کے کیا شیث نے ظہور
زیبِ جبینِ حضرتِ حوا ہوا وہ نور

پوشاکِ تن میں ہوئی مجسمہ جھلک گئی
چمکا یہ آفتاب تو قسمت چمک گئی

میلادِ شیث کی جو احادیث سے سند
سنِ شباب تک جو یہ پہنچا وہ سرو قد
فرمایا اسکو حضرتِ ہبۃ اسے نامزد
آدم نے کی بسر سے بیعتِ عہد جد و کد

بیٹے کو افتخارِ زمان و زمین کیا
نورِ رسولِ پاک سپردِ جبین کیا

پیرانہ سر جو چلے متول انوش جب
بیٹے سے عہد نامہ کیا شیث نے طلب
سونپا پسر کو باپ نے نورِ حبیبِ رب
پھر منتقل ہوئی سوئے قینان نیک ادب

جلوے دکھائے مثلِ مہِ کامل آپ نے
کی زیبِ صلبِ حضرتِ مہلائیل آپ نے

آیا جبینِ اطہرِ ارد میں پھر وہ نور
پہنچے وہاں سے حضرتِ ادریس تک حضور
پھر آپ نے بہ شوقِ متوشلخ کیا ظہور
لامک سو آ کے لگ گئے صلبی کی جو راہ دور

آئے پھر آپ نوح علیہ السلام مین
بعد اونکے نور پاک گیا صلب سام مین

چمکا وہانسے جانب ارفخشت آفتاب
شالخ کو پھر نصیب ہوی دولت ثواب
آیا جبین عابر و قالغ مین وہ جناب
پھر ہود کو خدا نے دیا نور مستطاب

مدت تمام کی تو ادھر سے ادھر گئے
تارخ کے صلب مین شہ جن و بشر گئے

پھر منتقل ہوا جو وہان سے وہ نیکنام
بخشا خدا نے صلب براہیم مین مقام
پر نور پھر جبین اسمٰعیل کی تمام
چمکا ہر ایک برج مین مثل مہ تمام

پھونچے حضور عابد و ابرار کی طرف
تشریف لائے حضرت قیدار کی طرف

پھر مثل برق جانب ہمیلع گیا وہ نور
سوئے مست وہانسے یکایک کیا ظہور
چمکائی پھر نصیب سلامان ذی شعور
زینت گزین صلب ہمیسع ہوی حضور

پھر اس طرف جو نور پیمبر چمک گیا
فی الفور الیسع کا ستارہ چمک گیا

پھونچے ادؔد کی سمت شہ عرش بارگاہ ‌ روشن جبین ادؔد کی ہوئی مثل برج ماہ
کس کس جگہ مقیم ہوا وہ جہان پناہ ‌ آئے وہاں سے پھر سوئے عدنان خیرخواہ

پھر جلوۂ ظہور ادہر سے ادھر کیا
نور نبی نے صلب معدؔ میں گذر کیا

پھر محفل نزار میں آیا وہ شہریار ‌ کی پھیلی زیب و زینت پیشانی نزار
پھر حضرت مضر سے ہوئے آپ ہمکنار ‌ پھونچے وہاں سے جانب الیاس نامدار

عالم فروز صورت شمس و قمر ہوئے
صلب جناب مدرکہ میں جلوہ گر ہوئے

آیا وہاں سے سمت خزیمہ وہ ذی شعور ‌ پھر واں جبین کنانہ ہوئے حضور
پھر جانب قصی گیا جلوۂ ظہور ‌ پھونچا سوئے لوئیؔ یکایک وہاں سے نور

عزّ و شرف سے دامن غالب کو بھر دیا
پھر صلب فہر مطلع انوار کر دیا

اے صدری عظم و شان رسول فرشتہ خو ‌ شہرت ہوئی سمت بسمت تو جب جا بجا سو بسو
آدم نے پائی انکے تصدق میں آبرو ‌ ہر پھول میں بسی صفت رنگ و مشک بو

ٹھہرے کسی جگہ نہ وہ پاک صاف مین
آخر کو پہونچے منزل عبدِ مناف مین

عبدِ مناف پر جو کرم کی ہوئی نگاہ	بخشا خدا نے نورِ رسولِ جہان پناہ
پائی وہ قدر ڈھونڈھتے تھے جسکو بادشاہ	پیشانی مبین تھی وہ تاباں فروغِ ماہ

نکلا جو ہر دلیر سے آسمان کی طرح
وہ راستا چمکنے لگا کہکشان کی طرح

گھر آفتاب کا جو ہوا منزلِ قمر	یعنی دیا خدا نے سرِ چار دہ پسر
پھیلی ضیا جو چہرۂ ہاشم ادہر ادہر	فرزند سے وہ چند بڑھی عزتِ پدر

ہمسر کوئی حسین نہ تھا اوس حسین سے
نورِ محمدی کی چمک تھی جبین سے

اوس نور نے کیا شرفِ ہاشم جو انتقال	فی الفور پا کے اوسے آثارِ شہرہ چال
وہ غیرتِ ہلال ہوا جب قمر مثال	بخشا خدا نے خاتمہ خوبی و کمال

حشمت تھی مثل گرد قدم ماہرو کے ساتھ
شاہون نے آرزو کی ہزار آرزو کے ساتھ

وہ جنس حسن جس کے خریدار بیشمار
وہ نور جس سے روشنی جلوہ آشکار
شان اسطرح کی جس سے عیان شان کردگار
ایسا شجاع جسکی ہے تیغ مین ہی پکار

ہنگام جنگ آنکھ نہ جھپکے گروہ سے
سلمے سے کے ساتھ عقد کیا کس شکوہ سے

جب عبد مطلب نے حرم مین کیا گزر
چمکی جبین والدہ ہم صورت قمر
پایا ظہور نور شہنشاہ بحر و بر
گھر بھر گیا جو گھر مین تولد ہوا پسر

سلمے سے نور احمد مرسل جدا ہوا
اوس ماہرو کے صلب مین جلوہ نما ہوا

پیدا ہوئے جو حضرت عبداللہ حسین
سجادہ زیب رونق اسلام حق گزین
آیا پدر کی صلب مین نور رسول دین
چمکی بسان شمس و قمر عارض و جبین

تنویر رخ سے نور مہ و مہر ماند تھے
مکے کے آفتاب مدینے کے چاند تھے

عباس عم احمد مختار نے کہا
ہوگا بلند قدر و مراتب یہ لقا
دیکھے ہی خواب مین جو حقیقت کو عین کیا
فرزند ہی خلاصہ حق خاصہ خدا

روشن ہین آسمان و زمین روئے پاک سے
اک طائر سفید اڑا اسکی ناک سے

پہونچا جو تابہ شرق و مغرب وہ تیز پر | پھر کر وہان سے جانب کعبہ کیا گزر
قوم قریش سب متوجہ ہوئے ادہر | سجدے کیے نیاز و ادب سے جھکا کے سر

مشتاق ہر یگانہ و بیگانہ ہو گیا
مرجع خلق طائر فرزانہ ہو گیا

ساطع ہوا زمین و فلک مین پھر اک نور | پھیلی وہ روشنی تو چمک پہونچی دور دور
مشرق سے تا بہ سرحد مغرب کیا ظہور | ایمن مین جیسے جلوۂ برق چراغ طور

تنویر شان حق مری نظرون مین تل گئی
یہ دیکھتے ہی چونک پڑا آنکھ کھل گئی

اک کاہنہ کے سامنے دہرایا یہی خواب | اوس غیب دان نے سوچ کے مجکو دیا جواب
رؤیائے صادقہ ہی اگر خواب آنجناب | اس ناہرو کے صلب سے چمکے گا آفتاب

دنیا سر نیاز و اطاعت جھکائے گی
اسکی شعاع غرب سے تا شرق جائے گی

القصہ ذی شان و شوکت عبد اللہ کہ
پہنچا سن شباب کو جب وہ فرشتہ خو
تھے جو بڑھے خدا نے زیادہ کی آبرو
بڑھنے لگی زنان عفیفہ کی آرزو

امیدوار عقد تھیں اس خوش دماغ سے
پروانے لوگ ہوئے تھے چراغ سے

یوسف لقا کو بھی سب سے انکار جد کیا
تھی بنت وہب پر نظر رحمت خدا
درخواست کی سبھوں کی زلیخا کی طرح رد
آخر کو آمنہ سے ہوئے آپ نامزد

یہ بھی بہت حسین تھیں صاحب جمال تھیں
بلقیس تھیں آسیہ تھیں مریم علیہ خصال تھیں

اب یوں مفسرین و محدث ہیں یک زبان
جمعہ کی شب جمادی آخر کے درمیاں
ماں کے رحم میں آئے جو پیغمبر زمان
اٹھارویں حساب سے تاریخ تھی عیاں

پس پر ہجوم رحمت رب العلا رہا
بس آمنہ کو حمل رسول خدا رہا

مابین آسمان و زمین و بحار و بر
ہاں حمل مصطفیٰ کے نمایاں ہوئے اثر
تھا نعرہ منادی قدرت ادھر ادھر
ایسا کوئی نہ تھا جسے نہ تھی یہ خبر

حقا کہ اس خوشی کے سبھی پابند تھے
بشاش سنگ و نخل و چرند و پرند تھے

فرماتی ہیں یہ آمنۂ نیک و پارسا
آثار حمل مجھ میں نہ پائے گئے ذرا
آئے مرے رحم میں جو پیغمبر خدا
اک شخص میری خواب میں بس آکے کہہ گیا

پھرتی تھی رحمت احدی مصطفےٰ کے ساتھ
تم حاملہ ہوئیں شرف انبیا کے ساتھ

چھ ماہ میں جو ایک مہینہ ہوا بسر
گزرے دن اتنے حمل میں باقی ہیں اسقدر
سب کو سنائی ہاتف غیبی نے یہ خبر
قدسی گنا کیے کبھی گھڑیاں کبھی پہر

پہونچا نویں مہینے وہ مہ رو کمال کو
اللہ نے کیا مہ کامل ہلال کو

پیدا ہوئی ولادت محبوب کی جو رات
حیرت سے جن و انس نے باہم کہی یہ بات
دن بن گئے بسان شب قدر کائنات
کیا جانے کیا ہے مصلحت رب پاک ذات

مجھ کا زمین سنے کیے گو کب نصیب کا
شاید حصہ و مشا ہے کسی امر عجیب کا

غلطاں میانِ ارض و سما میں تھا ہجوم — اترے زمیں پہ فوج فوج فرشتے علی العموم
چاروں طرف ہی آمد و رفتِ ملک کی دھوم — آبادیِ ملک کے مشابہ ہی مرز بوم

ذکرِ خدا محیط ہے سارے جہان میں
تسبیح کی صدا ہے زمین آسمان میں

شیطان پہلے جا کے پھر آتا تھا سب فلک — طاقت تھی زمانۂ عیسیٰ میں یک بیک
وقتِ ولادتِ شہِ انس و جن و ملک — چاہا بہت پہنچ نہ سکا آسمان تک

کیا نکلے تھے خلافِ خوش فراست سے چلے
تیرِ شہاب اس پہ اسی رات سے چلے

[illegible]

آئی ندا منادیِ قدرت کی ناگہاں — سب نے سنا یہ آیۂ قرآں بعز و شان
باطل کی نیستی ہوئی حق ہو گیا عیاں — [illegible] لکم ولادتِ پیغمبرِ زماں

گردِ ضلال خلق کے دامن سے دھو گئی
پیدائشِ نبی کی خبر عام ہو گئی

کہتی ہیں آمنہ جو وہ ساعت ہوئی قریب — حکمِ خدا سے جس میں تولد ہوا حبیب
میں نیم خواب ہو گئی جاگے مرے نصیب — آیا سفید رنگ میں اک طائرِ عجیب

نقلِ فرشتہ جلوۂ قدرت نما کیے
فی الفور مجھ پر اوس نے پر و بال وا کیے

آواز غیب سن کے ہراسان تھی کسقدر　رعشے مین دل تو کانپ رہا تھا مرا جگر
اوس طایر سفید نے کھولے جو بال و پر　زایل ہوا وہ خوف ہوا دفع وہ خطر

قدرت دکھائی خالقِ عالی جناب نے
تسکین پائی خاطر پر اضطراب نے

بعد اسکے میرے گھر مین در آمین زنان چند　ہم صورتِ نہالِ رطب قامتِ بلند
رنگین لباس خلد مین پنہان وہ ارجمند　خوشبو بسان نافۂ مشک اونکے جوڑ بند

میرے قریب زیب دہِ انجمن ہوئین
انسان کی زبان مین سب ہم سخن ہوئین

ہاتھون مین اونکے جلوہ نما کاسۂ بلور　شربت تھا وہ کہ جسکے شوق مین چاٹی زبان حور
میرے قریب آکے پکارین بصد سرور　ای آمنہ پیو کہ یہ ہے شربت طہور

خوش ہو تمھین پسر شہ سرور عطا ہوا
نام وحید عصر محمد مصطفا ہوا

کہتی ہیں آمنہ جو ہوا قربت ظہور
اک نور سے کیا مری رخسار سے جلوہ
فی الفور سر سے تا بقدم گھر گیا وہ نور
گویا چمک گئی مری چوگرد برق طور
تنویر لوٹتے ہوئے پھرتے تھے خاک پر
موسیٰ بھی غش کیئے تھے اسی نور پاک پر

پھر جلوہ گر ہوا علم سندس جنان
یاقوت سرخ رنگ کی چوب اوسکی بیگمان
بالائی سقف کعبہ گڑا وہ فلک نشان
پہونچا علم زمین سے بس تا بہ آسمان
پھر چار حور بہشت نظر آئے زمین پر
پر کھول کر اوتر آئے زمین پر

دیکھی پھر اور قدرت خلاق انس و جان
دیبائی باغ خلد کا پردہ ہوا عیان
لٹکا میان ارض و سماء وہ فلک مکان
آواز دی منادی گردون نے ناگہان
آغوش آرزو میں رسول زمان کو لو
ای آمنہ عزیز ترین جہان کو لو

ہاں طبع گرم مجمر عنبر فشان جلا
اسپند خال چہرۂ حور جنان جلا
مشک و عبیر و عود مع زعفران جلا
جنت کے گلخون کو منگا کر یہان جلا

مہکی ہوئی یہ بزم بہشت آستان رہے
خوشبو بسان گیسوے حور جنان رہے

رحمت گھری ہوئی رہی برسی فلک سے نور
خوشبو یہان کی لیکے ہوا جاے دور دور
آئین ملک کبھی تو کبھی ہو نزول حور
بس نکہت جنان کی اوڑاے دھوین بخور

پریون سے بچ پہونچے نہ آسیب جان سے
اوترے نہ کوئی آج بلا آسمان سے

جسکی امید تھی وہ خدا نے گھڑی دکھائی
بادصبا نوید ولادت اوڑا کے لائی
شادی رچی خوشی کی خبر ہر طرف سے پائی
گھی کے جلا چراغ کہ میٹھی مراد آئی

اولجھن ہو جسکو سنکے وہ جھگڑا نہ ناندہ دے
کنگنا ستون خانۂ کعبہ مین باندہ دے

ہان صبا جو قریب ہے پیدائش جناب
وہ پھول پھولتا ہے بہشتون کا انتخاب
باہم پڑھو درود نکلتا ہے آفتاب
جسکی مہک سے باغ دوعالم ہے فیضیاب

آیا زمانہ دین رسالت پناہ کا
سکہ پڑے گا شہادت لا الہ کا

ناگاہ عرش پاک سے اوترا خدا کا نور
آواز دی یہ بڑھ کے ملائک نے سوے حور
شمس الضحی نے برج شرف سے کیا ظہور
تعظیم کو اوٹھو کہ برآمد ہوے حضور

ہر مرتبہ شناس کے رتبے بڑے ہوے
تم بھی اوٹھو کہ حور و ملک اوٹھ کھڑے ہوے

سب انبیا کے قبل کیا آپ نے ظہور
ہر صلب ہر رحم مین رہے سید غیور
یہ وجہ ہے کہ بعد برآمد ہوے حضور
کس کس جگہ ٹھہر گئے مابین راہ دور

عرصہ ہوا جو آمد خیر الانام مین
آئے مقام کرتے ہوے ہر مقام مین

پیدا ہوا جو باعث ایجاد خشک و تر
دہنا کیا بلند سوے چرخ حیلہ گر
فی الفور بائین ہاتھ کو رکھا زمین پر
کعبے کی سمت جھک گئے سجدے کو جلد تر

چوبا دہان تنگ ادب سے ثواب نے
توحید حق مین ہونٹھ ہلائے جناب نے

پھونچا یہ سو بہشت یہ فرمان کردگار
جھک کر سجود شکر کرین شاخ میوہ دار
اک اک کی دولہن کی طرح آپ کو سنوار
پھولی ہر اک چمن مین نئے رنگ کی بہار

ہاں اپنے زیب و زین کے دامن دراز کر
پیدا ہوا حبیب خدا فخر و ناز کر ٦

جس دم ہوئی ولادت پیغمبر زمان
مستانہ جھومنے لگیں پھولوں کی ڈالیاں
اکبار کھلکھلا کے ہنسا گلشن جنان
طوبیٰ لگا کی دھوم ہوئی ہر طرف عیان

سب بلبلیں چہک گئیں گل مسکرا دیے
غنچوں نے شادیانہ شادی بجا دیے ٧

حوروں سمیت سج گئے سب بے شمار قصر
یاقوت سرخ رنگ کے ستر ہزار قصر
پیدا ہوئے کچھ اور جواہر نگار قصر
ستر ہزار موتیوں کے آبدار قصر

جاری ہیں فیض شاہ رسالت بہشت میں
انکے ہیں نام قصر ولادت بہشت میں ٨

شاعر کا ذہن جسکی ولادت ہے کیا بڑی
کوثر نے جوش کھائی خوشی سے بڑی بڑی
پانی ہوں جسکے فیض سے پتھر کڑی کڑے
ستر ہزار قصر تلاطم میں گر پڑے

سب کی طرف تولد شہ کی خوشی گئی
پیدائش نبی کی نچھاور یہ دی گئی

ٹھہری ہے ایک ماہی ذیقدر روزامور	سب مچھلیوں میں جسکی ہے خلقت عظیم تر
تا ہفت الف گنتی ہو میں ہیں اسقدر	ستر ہزار گاہی چلیں راہ پشت پر

دنیا سے قدر دس گنا ہر اک گاؤ نیک کے
ہیں سینگ سات سات ہزار ایک ایک کے

پانی والا دم تو شہِ مرسل کی جب خبر	وہ ماہی کلان ہوئی بشاش اسقدر
شادی سے جنبش و حرکت کی ادھر ادھر	صبر و قرار اوسکو دیتا خدا اگر

ثابت نہ اک ورق کوئی پاتا زمین کا
دفتر اولٹ پلٹ نظر آتا زمین کا

زیب زمین تھے جتنے جبلہای استوار	ایک ایک نے اک اک کو بشارت دی بار بار
اللہ ری بزرگی سلطانِ نامدار	تعظیم و تسلیم بجالاے کوہسار

یوں مستِ ابر چھا گئی شادی پہاڑ پر
چڑھ جاے جیسے ناؤ نسخی کی پہاڑ پر

جس جس جگہ تھے گلشن ایجاد در زمین	سب پر ہوا عیش و طرب کر گئی نظر
ہر ایک شاخ اور ہر اک برگ و بار و ثمر	تقدیس و اجلال بجالاے یکدگر

پھیلی صبا سے بوے ولادت کہاں کہاں
۱۳ اوڑتی ہوئی پھری یہ بشارت کہاں کہاں

ارض و سما میں پھیل گئی شان ذو الجلال
آدم کی روح کو جو سنایا خوشی کا حال
ستر عمود نور ہوے نصب بیمثال
ستر ہزار ضعف زیادہ ہوا جمال

بدلا مزا زبان کی لذت بدل گئی
۱۴ تلخی موت اونکے دہن سے نکل گئی

رکن و مقام خانۂ کعبہ نے دی صدا
پہونچا تمہارے پاس فرستادۂ خدا
آل قریش تمکو مبارک یہ لاڈلا
زیب حرم شفیع امم سیدہ عطا

محبوب حق بشیر و نذیر و کریم ہے
۱۵ عزت خدا کی دی ہوئی فوز عظیم ہے

چالیس دن تمام شیاطین خود پسند
گر گر پڑے جہان کے اصنام سر بلند
زنجیروں میں اسیر رہے اور قلعہ بند
پہونچے طرح طرح کے عزازیل پہ گزند

چالیس روز پست سر اوج کین رہا
۱۶ پانی میں غرق تخت شقی و لعین رہا

بتخانے منہدم ہوئے ویران ہوئے خراب	اوترا بتان بد کے سرون پر بڑا عذاب
چمکے خدا پرست کے سینہ مثل آفتاب	جرم گنہ کو بڑھکے دیا سبنے لگا ثواب

۱۰
ناقوس والے تھم نہ سکے امتحان پر
گویا کسی نے قفل چڑھا دی زبان پر

آآکے اک یہود کے پاس ایک رو گیا	طوفان غم امنڈ کے سبھون کو ڈبو گیا
کروٹ نہ لی نصیب نے اسطرح سو گیا	دریائے ساوہ سوکھ گیا خشک ہو گیا

۱۱
راہب لرز لرز کے بتون سے چمٹ گئے
بس تھرا تھرا کے تخت سلاطین الٹ گئے

فارس مین تھا جو خانہ آتش وسیع تر	جسمین ہزار سال سے تھی آگ شعلہ ور
اکبار آنچ آئی یہ آتش پرست پر	ایسی بجھی وہ آگ نہ باقی رہا اثر

۱۲
دریائے فیض چشمہ رحمت سے بہ گئے
سب گبر اپنی آگ مین جل بھن کر رہ گئے

کسریٰ کے طاق مین ہوئی ہلچل بس یقدر	تھرا کے کنگرے گرے چودہ ادھر ادھر
جادوگرونکے سحر سے گم ہو گئے اثر	قابو رہا نہ کاہنون کو اپنے علم پر

۴۱
احکام سابقین ہمیں بدل گئے
فرد دین اولٹ پلٹ ہوئی فقر بدل گئے

فرماتی ہیں یہ والدہ سید ہدا
پیدا ہوا ہے تم سے دو عالم کا مقتدا
مجکو بس ایک ہاتف غیبی نے دی صدا
سرّ خدا حبیب خدا حجت خدا

۴۲
منسوخ مسلک نسخ ماسبق ہوا
مضبوط آج سلسلۂ دین حق ہوا

ہیں دور دور ظلم و جفا و بدی و شر
ایذا رسا ہیں ساحر و مکار و حیلہ گر
پھیلے ہوئے ہیں ظالم و حاسد ادھر ادھر
ہاں بادشاہ دین کو نہ پہونچے کوئی ضرر

۴۳
فرزند کو حمایت رب العالمین ہو
یہ حجت خدا ہے پناہ خدا میں ہو

نکلا مری پسر کے دہن سے پھر ایک نور
دیکھے بس اہل شام نے بصریٰ کے سب قصور
پھیلی وہ روشنی صفت روشنی طور
چمکے قصور سرخ یمن کے بلا قصور

کس کس جگہ تجلی قدرت عیاں ہوئی
فارس کی بھی سفید عمارت عیاں ہوئی

ابرِ سفید چرخ سے اوترا قضا کی کار — اوس ابر نے پسر کو کیا زینتِ کنار
فرماتی ہین بس آمنہ آسمان وقار — سنتی تھی مین زبانی ہاتف یہ بار بار
دکھلاؤ سیرِ خلقِ خدا بادشاہ کو
چار و نظرف پھراؤ رسالت پناہ کو

سطحِ زمین و مشرق و مغرب مع بحار — جنگل پہاڑ دشت شجر شاخ برگ بار
استادہ و نشستہ ہر ستر یہ دیار — ان سب مین انکی صفوت و صورت ہو آشکار
چرچا رہے ظہورِ رسولِ انام کا
سکہ پڑے جنابِ محمد کے نام کا

وہ ابر چھٹ گیا تو یہ آیا سخن نظر — بس اک سفید کپڑے مین لپٹا ہی وہ پسر
لپٹا ہوا ہی فرشِ حریرِ بہشت پر — پرتو فگن ہی جلوۂ قدرت ادھر اودھر
مٹھی ہی بند شافعِ روزِ شمار کی
ہین مین کنجیان گہرِ ابدار کی

دیکھے عجائبات تو مجکو ہوا عجب — فورا سنا کسیکی زبانی یہ مین نے تب
سرتاج انبیا ہی محمد حبیبِ رب — قبضے مین آئی نصرت و فوز و نبوت اب

پیدایش اصلی ذات سے ارض سما کی ہے
گنجی ہر اک خزانہ ستر خدا کی ہے

پھر اور ایک ابر ہوا گھر مین جلوہ گر
آواز دی منادی و ہاتف نے یکدگر
اوس مین بھی مثل مہر سمایا مرا پسر
یہ ہے محمد عربی سید البشر

پیدا خدا کی شان ہے بندی کی شان مین
ایسا کوئی ہوا ہے نہ ہوگا جہان مین

ہان جلد سیر شرق و مغرب اسے دکھاؤ
سوئی طیور جاؤ درندونکے سمت جاؤ
انسان و جان و عالم ارواح مین ادھر
دنیا کے بادشاہ کا ہے جا عمل بٹھاؤ

جو کچھ کہ دیکھا ہے اسے ذوالجلال دو
آدم سے تا مسیح سبھونکے کمال دو

جس دم ہوا شگفتہ وہ ابر شوخ و شنگ
پیچیدہ ہاتھ مین ہے حریر سفید رنگ
دیکھا پسر کا حال ہوئی میری عقل دنگ
سنے سنا کسی نے صدا دی یہ بیدرنگ

بیٹھا عمل تمام زمین آسمان مین
قبضہ کیا حضور نے سارے جہان مین

بعد اسکے تین شخص مجھے آگئے نظر — نورانی اونکے چاندسی منہ صورت قمر
چاندی کا آفتابہ لیئے ایک نامور — وہ مشک نافہ جسنے بسایا تمام گھر

جھونکے چلے نسیم کے کوئی بہشت سے
دیوار و در مہک گئے بوئی بہشت سے

ہے دوسرے کے ہاتھ مین طشت زمردین — ہر گوشہ پر جڑا ہے بس اک اک در ثمین
آواز دی کسی نے یہ دنیا ہے شک نہین — اسپر بھی اب ہے قبضۂ پاک رسول دین

سمجھا لیا کہ خاص ہے رب العلا کا گھر
بندے نے اختیار کیا ہے خدا کا گھر

پھر اسکے ہاتھ مین لایا ہے تیسرا — اوس پارچہ کو کھول کے پھر اوسنے کی جدا
جسکی شعاع مہر منور سے ہے سوا — انکھون مین خیرگی ہو جو دیکھے کوئی ذرا

آگاہ کردیا مجھے پردے کے بھید سے
نکلا اک آفتاب بس ابر سفید سے

پانی اوس آفتابہ سے لیکر قضا ہی کار — اوس طشت مین نبی کو دیا غسل سات بار
شانون کے درمیان وہ مہر قمر وقار — اسطور سے لگائی ہوئے نقش آشکار

کھلتے ہی مہر رایت اسلام گڑ گیا
سکہ رسولِ دیں کی رسالت کا پڑ گیا

جس نے کہ مہر کی تھی کلام و سنی کچھ کیا
او سنے دعا کی بہرِ شہنشاہِ انبیا

فوراً جواب احمدِ مختار نے دیا
اک اک نے اپنے بازوؤں میں آپ کو لیا

پھر تینوں شخص میری نظر سے نہاں ہوئے
آئے تھے جس طرف سے ادھر کو رواں ہوئے

جب تھا صدف کی بیچ وہ درِ گراں بہا
بچوں کے حق میں عیب یتیمی بنا رہا

مرقوم ہے کہ والد ماجد نے کی قضا
اس لعل شب چراغ کی رونق ہوئی سوا

بڑھتی تھی روز قدر رسولِ کریم کی
قیمت نہ دے سکا کوئی دُرِ یتیم کی

پلنے لگا حفاظتِ حق میں وہ نونہال
پھر حسن نے کیا مہِ نو کو قمر مثال

بڑھ کر جبینِ دیں کا ستارہ ہوا ہلال
گزرے جو چند ماہ بنی صاحبِ کمال

پائی مراد گلبنِ جنت نظیر سے
سینچا اسے حلیمہ خاتون کی شیر سے

چلنے لگے جو پاؤں رسولِ فلک حشم | آنکھیں بچھائیں حور و ملک نے قدم قدم
نکلا جدھر جدھر سے وہ رونقِ حرم | رستے مہک گئے صفتِ گلشنِ ارم

سر پر جھکے آئی منہ پہ پڑا آفتاب کا
سر پر رہا حضور کے لکّہ سحاب کا

وہ سرو قد اُٹھا جو برائے خرامِ ناز | سجدے میں ہر شجر نے جھکایا سرِ نیاز
جس سنگ پر پڑا قدمِ شاہِ سرفراز | پتھر میں نقش بن گئے ایسا ہوا گداز

اللہ رے آبروے شہِ عالی مقام کی
چاروں طرف صدا اٹھی درود و سلام کی

خالق نے اپنے نور سے کی خلقتِ حضور | اُس جسم کے بشر میں ہے جن و ملک حور
ہر عضو میں چمک ہے مثالِ چراغِ طور | شرکت نہیں کسی کی سراپا ہیں ایک نور

وقتِ کشیدہ ہوئی کمر تک نہ بل گیا
آخر وہیں بندھا ہوا پٹکا نکل گیا

بے سایہ تھا نہالِ قدِ شاہِ ارجمند | جو فرد ہو دوئی ہو اوسی کس طرح پسند
سایے کا بھی خدا نے کیا مرتبہ بلند | رکھا برائے صرف بنائے مقام چند

کیونکر نہ سب سے تکلف مہ اوج قدم سے ہے
سایے سے عرش و کرسی و لوح و قلم سے ہے

فرما چکا ہی احمدِ بے میم انہین احد
چالیس دین برس کی جو اللہ نے مدد
گن لیجئے کہ میم کے چالیس ہین عدد
پیغمبری تقریبِ حق پر ہوئی سند

اول مین بھی اخیر مین بھی مستند ہے
یہ میم دور سے پھر احد سے احد ہے

معراج کے بھی رمز کو سمجھین رموز دان
پہونچے خدا کے پاس شہِ عرش آستان
ہی کی مثال قدرتِ حق راہِ آسمان
آئے تھے جسجگہہ سے یہان پھر گئے وہان

قربِ احد ہی ختمِ رسولِ کریم پر
ہو آئے جا کے اپنے مقامِ قدیم پر

ایسے ہی کہ ساری خدائی ہین نگار
ایسے حسین ہین کہ لیں یوسف ہون نثار
خلق ایسا جھک گئے صفتِ شاخِ میوہ دار
علم اسطرح کا علم لدنی پر اختیار

ایسا فصیح بھی کوئی ہوگا جہان مین
قرآن انکو آیا انہین کی زبان مین

آل اطہر حق کی جسکے ملائک غلام ہین
اصحاب رضؓ کالنجوم مدار المہام ہین
پیرو مطیع و ناصرِ دین نیکنام ہین
اربع عناصرِ شرع عالیمقام ہین

یہ پانچ چار پھول برای چمن بنے
بازوی شرع و دین کے لیے نورتن بنے

یارب برای حرمتِ سرتاج انبیا
یارب پئے ولایت سلطان لافتی
یارب بحق فاطمہؓ اشرف النسا
یارب پئے حسنؑ پئے مظلومِ کربلا

شاداب کر نہالِ ریاضِ شہی کو تو
رکھ اپنے حفظ مین شہِ واجد علی کو تو

ہان ملک و سلطنت کا اعادہ کر اپکی سال
ہاتھ آئین تخت و تاج و نگین و متاع و مال
ڈنکا بجے نشان کھلے فوج ہو بحال
پھر اخترِ اودہ کو بنا نیّرِ کمال

سرسبز لکھنؤ کے چمن ہون ہوا پھرے
سکہ پڑی جلوس ہو سر پہ ہما پھرے

ای خامہ تمہارا اٹھا اب سرِ سجود
وقت دعا ہے اول و آخر مین پڑھ درود
صدقہ رسول و حسین کی ولادت کا ای ودود
عقبیٰ مری بخیر ہو دنیا مین ہو نمود

تاریخ خاتمہ ہی دُرِ مدعا سے
پیرو کو پاک صورت حسّان صلا ملے
۱۲۹۳ھ

نظم طرازی اور نثر پردازی مین نازش پیشینان
فخر پسینان حضرت منشی سید آغا علی صاحب شمس مدظلہ

مرزا علی بہار نے کس لطف سے لکھا	میلادِ مصطفےٰ کا بیان قابلِ ثنا
آیا خیال جب مجھے تاریخ سال کا	اے شمس دی ملک نے فلک سے مجھے ندا

مغموم بھر مادہ سعد تم نہو
پیدایش جناب رسول خدا لکھو
۱۲۹۳ھ

از نتایج افکار افصح الفصحا و ابلغ البلغا ہمپایہ
مرزا جلال اسیر منشی مظفر علی صاحب امیر

مرزا علی بہار جو ہین ذاکرِ امام	مولود وہ کہا کہ مرصع ہی با تمام
سنکر کہا یہ دل نے زہی عز و احتشام	قابل ہے داد دینے کے بیشک ہے یہ کلام

تاریخ سال ملگئی یہ خاکسار کو
ممدوح دی بہشت صلے مین بہار کو
۱۲۹۳ھ

تصنیف لطیف خلّاق شہرۂ آفاق شاعر خوش مضمون میر نواب صاحب متخلص بموزون

جسکے طفیل گلشن ہستی ہوا عیان	مولد کا اوسکے خوب کیا نظم مین بیان
تحسین کسطرح نکرین جملہ انس و جان	دیتا ہی یہ جہان کے صدا غنچۂ زبان

تاریخ سے شگفتہ ہوا دل ہزار کا
مولود دور ہی یہ خزان سے بہار کا
۱۲۸۳ھ

طبع زاد جودت بنیاد بلبل بوستان عقل و فہم وارث علی خان صاحب متخلص بہ فہم

مرزا علی بہار ز رنگینی سخن	تیار در ثنای نبی کرد صد چمن
از نعت مصطفی شدہ فردوس انجمن	جنت عطا کند عوض این ہنر بہ من

این سال نظم فہم بلک گفت چون ہزار
مولود مین این شدہ گلدستۂ بہار
۱۲۹۳ھ

نتیجۂ فکر شاعر وحید آقا نجف صاحب متخلص بہ سعید

لکھا جو اے سعید مسدس بہار سے	دکھلایا رنگ طبع کا اوسنے وقار سے

امداد کی جو بادشہ ذوالفقار نے | اوسد دم لگا یہ ہاتف غیبی پکار نے

تاریخ لکھہ سکے نہیں طاقت کسیکی ہے
تائید حق بہی ہے عنایت علی کی ہے

از نتائج افکار شاعر با وقار شعر سنج و سخن پرور مرزا اعلے صاحب کشمیری متخلص بہ نیر

حقا اصول دین ہے میلاد مصطفےٰ | توحید و عدل و ذکر نبوت ہے جا بجا
ہے عقدۂ امامت و رازِ معاد وا | تعظیم کو جو قدر اوٹھی سنہ ہوئے بنا

تاریخ دار حمد ایمان رقم کیا
نیر نے بھی ذخیرۂ ایمان بہم کیا

من تصنیف طبیب مجمع نیکی و پارسائی حکیم محمد رضا صاحب متخلص بہ فدائی

مولود حضرت نبوی گفتہ بہار | سبع المثانی است کہ آمد بروی کار
این نظم ہمچو ناظم حسان روزگار | با من بگو کہ دیدہ درین دار سازگار

این ہر دو گوہر اند کہ خورشید انور اند
این نظم و نثر قطرۂ رشک دو گوہر اند

شوخی نظم شاہد طناز بودہ است	آن شاہدی کہ فتنۂ ہر ناز بودہ است
ہر بیت او مدینۂ اعجاز بودہ است	اعجاز اینکہ با ہمہ ایجاز بودہ است

بلبل کلک شکستہ بتاریخ گفت دوش
رنگ گل بہار دگر زد ہزار جوش

نتیجۂ فکر نکتہ دان معنے و بیان پاکیزہ جوہر
مولوی مظہر حسن صاحب غازی پوری متخلص بہ مظہر

ساقی خوشی کا وقت ہی جام بلور دی	مجمع ہی مومنوں کا شراب طہور دی
وہ مئے جو برسلے نشہ آنکھوں مین نور دے	مسرور سب ہین اور زیادہ سرور دے

آذان جو وجد مین تو رکوع و سجود ہون
مینا کے قلقلو نسے بھی پیدا درود ہون

مولود پاک ختم رسل نظم ہو گیا	بالکل یہ ترجمہ ہے حدیث شریف کا
قاصر زبان ہے وصف مین کیا ہو سکے ثنا	کیونکر نہ ہو کہ اسکا مصنف ہی کون تھا

جس کے کہ باغ شعر و سخن کی بہار ہے
مرزا علی ہے نام تخلص بہار ہے

دی انکو اسکا اجر خداوندِ کائنات — شافع ہوں روزِ حشر رسولِ خجستہ ذات
ای سالکانِ شرعِ مبین ورہِ نجات — صلوا علی النبی واولادہِ الھُداتِ

نازل زمین پہ رحمتِ ربِ ودود ہی
محبوب کبریا کا جہان مین ورود ہی

اک روز مظہر اونسے ملاقات جو ہوئی — کہنے لگے کہ فکر کرو سال کی ابھی
منقوط سے حساب کیا میننے اوسگھڑی — اور بعد اسکے انسی اوسیوقت عرض کی

یہ مصرعہ بھی شعرِ سالِ سعید ہی
مولود خاص سرورِ دین کا جدید ہی ۱۲۸۳

طبع زاد شاعر نکتہ دان معنی شناس
متخلص بہ شاذ موسوم بہ مرزا محمد عباس

یہ نظم ہی کہ قدرتِ پروردگار ہی — مصرع ہر ایک سلکِ دُرِ شاہوار ہی
صفحے پر اسکے باغ جنان کی بہار ہی — ای شاذ خستہ دل یہ سخن یادگار ہی

تاریخ کر رقم کہ مسدس ہمار کا
ہی طوطیِ فضائلِ میلادِ مصطفی ۱۲۸۳

از نتائج افکار نثار عالی جوہر و نظام معتبر منشی مظفر علی صاحب تخلص بہ ہنر

لکھا عجب صحیفۂ رنگین بہار نے	کی ختم بوستان مضامین بہار نے
فرحت جو پائی صورت گلچین بہار نے	لی شاہدان غیب سے تحسین بہار نے

تاریخ اسی ہنر یہ بصد آب و تاب ہے
کیا شان مولد و شہ ام الکتاب ہے
۱۲۹۳ھ

من تصنیف شریف شاعر نازک خیال معما کشای مضامین سہل و ادق مرزا علی جان صاحب شفق

جس وقت فیض صانع رنگ بہار سے	جوش بصد آبیاری طبع بہار سے
لکھا ہے ذکر احمد مختار سے	آرایش چمن ہوئی عز و وقار سے

لکھا شفق نے سال امید و قبول کا
جلوہ ہے ممکنات مین نور رسول کا
۱۲۹۳ھ

اس انجمن کی مدح قلم گر رقم کرے	لازم ہے پہلی گردن تسلیم خم کرے
نور سواد چشم سیاہی مین ضم کرے	ہر لفظ پر درود کو پڑھ پڑھ کے دم کرے

تاریخ لکھ شفق کہ تجلی ہے طور کی
مولود نور سا ہے تو محفل ہے نور کی

لمعۂ برق فکر آفتاب معنے و بیان میر علی جان صاحب
مخاطب بماہتاب الدولہ بہادر متخلص بہ درخشان

مرزا علی بہار گل فخر و آب و شان
سنہ ۱۸۶۶ع
تصنیف تازہ سے وہ ہوئی ہین گہر فشان
سنہ ۱۸۶۶ع

مداح آل ختم رسل شاعر زمان
سمت ۱۹۲۳
گل ترجمہ ہے صدق علی نور کا بیان
سنہ ۱۲۸۳ ہجری

میلاد رہنما کا مرقع ہے واہ کیا
سنہ ۱۲۸۳ فصلی
تاریخ کا یہ بند کشا ہے گواہ کیا
سنہ ۱۸۶۶ع

من تصنیف سہیل بدر الدجے خلف الصدق
ماہتاب الدولہ بہادر سید حسن جان صاحب ضیا

مرزا علی بہار سخن سنج و باکمال
تاریخ فکر نو کا ضیا کیون نہ ہو خیال

رنگین بیان وہ ہین کہ زبان ثنا ہے لال
ہے دھوم شش جہت مین مسدس ہے بیمثال

آئینۂ ولادت خیر الانام ہے
اصحاب علم کہتے ہین تاج الکلام ہے
۱۲۸۳ھ

طبع زاد شاعر باکمال لالہ جی گوپال صاحب تخلص ثاقب دیوان سرکار جیرطلی صاحب بہادر

مرزا علی بہار نے لکھی عجب کتاب	ہے ذکر مولد نبی اصحاب جناب
واللہ ہے یہ نسخۂ بے مثل و لاجواب	ہر صفحہ اسکا نور سے ہے مثل آفتاب

ثاقب ہوئی جو خواہش تاریخ دلنشین
آواز غیب آئی بہار ریاض نبی
۱۲۸۲ ہجری

من تصنیف شریف معرکہ آرای امتحان تخلص بعالی موسوم بہ علی الزمان صاحب باشندۂ نگینہ

بگوش مقدمت خیر و رسید از آمد	نتیجه جهد طبیعت بروی کار آمد
ز بعد شوق ملاقات و پرسش احوال	چو شغل شعر و سخن زان وفا شعار آمد
ز نظم جوش بجز اند نه تحفهٔ مولود	که حرف حرف وی از گوهر آبدار آمد
یقین اگر بشنیدی کلیم خاقانی	بشوق گفتن او حسنت از مزار آمد
کلام صافی و شیرین چو شهد و شیر و شست	بذوق صاف و لان بسکه خوشگوار آمد
بلا مبالغه خوش گفته اند و در سفتند	بر حسنش القصص آن در جهان شمار آمد

کلام اشرف میرزا علی بهار آمد	بگفت مصرعهٔ تاریخ مهر آن عالی
بسال هژده صد و شصت و شش بهار آمد ۱۸۶۶ء	ز رضوی و ز صوری بدان سنِ عیسی

تقریظ نتیجهٔ قلم مولوی سید احمد حسن صاحب سلمه مطبوعهٔ سابق

آب و رنگ حدیقهٔ بیان از موج ترزبانی و بالیدن شاخ قلم در سرِ بستان گلفشانی دمیدن
صبح عبارت از افق تحریر و شگفتن غنچهٔ سخن بروضهٔ الصفای تقریر حمد محمودیست که بحکم هو الذی
جعل الشمس ضیاءً آفتاب حدوث و خورشید قدم را از یک مطلع نمودار ساخت و از سر نمایش
عالم ظهور بجلا فرمائی آئینهٔ خود نمائی پرداخت و سربلندی موج رقم به تسنیم قلمبازی
و بلند پروازی عنقای قلم باوج سرفرازی آبداری سخن از حرارت رطب اللسانی و چاشنی
ترزبانی از حلاوت عذب البیانی نعت صاحب لیلة المعراج ست که طلوع آفتاب
موجودات از مهربانی اوست و روانی بحر ممکنات از فیض سانی او اما بعد پریده رنگ
عارض تقریر و شکسته قلم مکتب تحریر گم کرده سواد مدینهٔ استعداد احقر الناس اضعف العباد
سید احمد حسن رضوی ببلبل طبع را گلدستهٔ گفتگو و طوطی زبان را آئینهٔ سخن در بر
میگذارد و بر شگفته جبینان گلشن معانی که ریاض سخن را از موج ترزبانی آب و رنگ تازه
بخشیده و صورت نگاران چین خنده پیشانی که تصویر معانی را دندان نما کشیده اند
مخفی نیست که حنابندی شاهد نازک خیالی و گلگونه پردازی عارض شیرین مقالی
و دمیدن صبح شهرت بر فلک معانی و درخشیدن آفتاب سخن بر سپهر نکته دانی موقوف
بر آنست که عالی مضمونی چنان از قوت بفعل آید که بلبل را سر به در گلو ریزد و موج عرق از
چهرهٔ دبیر فلک برخیزد لیکن این دولت لازوال بی سرپرستی پادشاه کشور فضل و کمال
که بحکم تؤتی الملک من تشاء اقالیم علم و سخن زیر نگین قلمرو استحضار مسائل هر فن در
قبض و تصرف رای زرین اوست میسر نشاید پس نازم بر فهم و ادراک ناظم
این ذکر لطیف و مترجم احادیث شریف کلیم طور سخندانی خلیل گلزار
رنگین بیانی وحید عصر و یگانهٔ روزگار اعنی جناب میرزا اعلی
صاحب متخلص به بهار که تعریف از نگارش میلاد شریف حضرت ورثة التاج

نبوت و تنظیم اسرار ولادت حضور جناب قبلہ قبلہ پرستان و کعبہ ارباب ایقان
سلطان الاتقیا سید الاصفیا جامع فروع و اصول حاوی معقول و منقول اسوۃ العلما
زبدۃ الفضلا افضل المحققین اکمل المحدثین المخاطب بہ پیرو ائمہ معصومین قائمۃ الدین جناب
مولوی میرزا محمد علی صاحب دام فیوضہم باکتساب مضامین با احادیث صحیحہ
و اقتباس صحیح انوار ترجمہ با الفاظ و نکات صریحہ زانوی ادب تہ ساختند و برنگ ورق غنچہ
مرقع چرب زبانے و چہرہ آرائے شاہد رنگین بیانے پرداختند زہی نظم عالیے کہ
کروبیان علاء اعلی بہ نثار کردن در رغرر حسنت و مرحبا دست تمنا ہی افرازند خوہا ازنہ
سپند دانہ ہای خال مشکین بر شعلہ رخسار سپند میسازند حق کہ سر سخن را تاج فصاحت
بخشیدہ و سر یر معانی را بہ پیرایۂ بلاغت پسندیدہ چشم بد دور دیدۂ سخن را طوطیای
سلیمانے ہست آشنا بہ گلزار رنگینے را بہار جاودانے این بوستان را آب و رنگ
عدیم البدل ہست و سنبل ہر غنچۂ این دبستان را صد گلستان در بغل ہر مصرع مطلع
آفتاب معانی ست و ہر شعر مقطع آغاز سخن و سخندانے در ہر پہلو طرفہ نادرہ کاریست
کہ بہ بیعت علوم سخن موج در موج آبدار یست ترجمہ صحیح بحسن ترکیب و الفاظ سنجیدہ گویا
تصویر یست کہ بر حریر نظم کشیدہ عکسے ست کہ از آب و تاب بمساوات در آئینہ نظم نمودار است
صحیح ست کہ نہایت صفائے بر فلک صحت آشکار ست در آید چو ناظم بہ سخنوری چراغ
سخن گل کند انوری بمیدان تحریر آید دلیر صریر قلم دم زند مثل شیر آنا مل این نظم مفتاح را
گنجینۂ ثواب ست و نقد شفاعت را ضامن ست از روی صواب المختصر خانہ احسان
مؤلف بانارت شکر خدا پرستان آباد و خواطر آمینۂ عقیدت شعر شت ازین نعمت عظمی شاد باد فقط



باسمہ سبحانہ ما اعظم شانہ ... للہ در الناظم الحبر النحریر
الا دیب الاریب اللطام حیث نظم الدرر الغرر الایتام
المستنبط من قمقام الاحادیث الجاریۃ فی میلاد سید ختم
النبوۃ فجزاہ اللہ الملک العلام
2577

خاتمۃ الطبع

شکر بدرگاہ خدا کہ مولد شریف بہاریہ بہ مطبع نامور منشی نول کشور مقام لکھنؤ
با ہ جولائے ۱۸۸۲ عیسوی مرتبہ دوم بحسن انطباع مطبوع شد فقط